

لوی ماسیگنون (Louis Massignon)

ترجمہ: لیتق بابری

عشقِ حلاج

منصور الحلاج کا شمار تاریخ اسلام کی ممتاز ترین شخصیات میں ہوتا ہے، اس نے خون دے کر عالمی شہرت حاصل کی اور لوگوں کے دلوں پر اپنی عظمت کا تخت بچھایا۔ اگر اس پر مقدمہ چلانے والے خلیفہ اور قاضیوں کو پتہ چل جاتا کہ تاریخ حلاج کے گیت گائے گی تو شاید وہ فیصلہ کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیتے اور رسوائی سے بچ نکلتے۔ حلاج کو کیوں قتل کیا گیا؟ کسی نے اسے سیاسی قتل قرار دیا کسی نے کہا کہ اس نے محبت کے راز کو فاش کیا تھا جس کی پاداش میں اسے جان سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن خود حلاج کے اپنے قبیلہ نے یعنی صوفیہ نے حلاج کے قتل کی ایک وجہ یہ بیان کی ہے کہ حلاج سے شان رسالت میں ایک فکری گستاخی سرزد ہوئی تھی۔ جس کے کفارے میں حلاج نے رسول کریمؐ کے حکم پر اپنی جان کا تحفہ پیش کیا۔ ابن عربی کا کہنا ہے کہ حلاج کا یہ خیال تھا کہ رسول کریمؐ کی ہمت اور ظرف آپ کے منصب رسالت سے فروتر ہے، اس لئے کہ آپ تمام انسانوں کا فرہوں یا مومن کے لئے شفاعت نہیں فرمائیں گے۔ حالانکہ انہیں تمام بنی نوع انسان کے لئے شفاعت کرنی چاہیے، کیونکہ قرآن مجید نے فرمایا ہے: ”تیرا پروردگار تمہیں (رسول کریمؐ کو) اپنے لطف سے نوازے گا اور تم مطمئن ہو جاؤ گے۔“ آپؐ پر بقول حلاج: فرض تھا کہ جب تک خدا تمام لوگوں کے بارے میں شفاعت قبول نہ فرماتے آپ راضی نہ ہوتے۔ اس تخیل کے بعد حلاج نے خواب میں رسول کریمؐ کو دیکھا، رسول کریمؐ نے فرمایا: منصور! کیا تم نے حدیثِ قدسی نہیں سنی کہ جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہے تو پھر وہ خود اس کی زبان، کان آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہے۔ جی! میں نے یہ حدیث سنی ہے! حلاج نے عرض کیا۔ جب میں (رسول کریمؐ) اللہ کا محبوب ہوں تو پھر وہی میری زبان ہے، اور وہی

۱۔ سورۃ الضحیٰ۔

شفاعت کرنے والا اور وہی شفاعت سننے والا ہے۔ منصور نے یہ سن کر کہا یا رسول اللہ! میں اپنی رائے سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اگلے گناہ کا کیا کفارہ دوں؟ جہان کی قربانی! رسول کریم نے فرمایا چنانچہ منصور قتل ہو گیا۔ موت کے بعد علاج کو مسلسل تین سو سال تک دربار رسالت میں ہرگز نہ ملی۔ آخر تمام پیغمبروں کی سفارش پر رسول کریم نے علاج کو اپنے دربار میں آنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ۷

کلاسیکی مؤرخین اور صوفیاء کرام نے اپنی تحریروں میں علاج کا ذکر گہری محبت و عقیدت سے کیا ہے موجودہ عہد میں بعض غیر مسلم مشرقین، خاص طور پر لونی ماسینوں نے علاج کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ لونی ماسینوں نے جن کی ذات علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ ۸ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ علاج کی تدریس اور اس کی کتابوں کے خوبصورت ایڈیشن پیرس سے شائع کئے اور خود ایک مفصل کتاب عشقِ علاج پر لکھی۔

۷۔ شیخ ابن عربیؒ نے یہ قصہ حضرت ہمدانیؒ کی زبانی بیان کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تفسیر روح البیان از اسماعیل حقّی: سورۃ الفیجی۔

عہد جدید میں نظری گہرائی کی داستان دراصل گستاخی اور بے ادبی کی طویل داستان ہے، جسے آزادی رائے، کے پردے میں روارکھا گیا۔ اس لئے ہمیں دنیا کے تمام پیغمبروں اور خاص کر خاندانِ نبوت کے آخری تاجدار کے بارے میں ہر قیمت پر پاسِ ادب رکھنا چاہیے اور کھوکھلے مادہ پرستانہ پروپیگنڈے سے ٹکرو نظر کا بچاؤ کرنا چاہیے۔

۸۔ یہاں اس بات کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ جب ۱۹۵۰ء میں ماڈام ماورج (Meyrovitch) نے ڈاکٹر اقبال کے انگریزی خطبات کا فرنچ ترجمہ شائع کیا تو ماسینوں نے اس کا مقدمہ لکھا، خود ڈاکٹر اقبال اپنی وفات سے قبل جیسا کہ ماسینوں نے کہا ہے نہیں میں ماسینوں سے ملے، اور جاوید نامہ میں علاج کے اہلبی قصور کی خود ہی تشریح فرمائی۔ ماسینوں نے مزید لکھا ہے کہ ابوالکلام آزاد کا خیال ہے کہ جنگال کے منصوری، علاج کے اہلبی تصور جسے اقبال نے جاوید نامہ میں پیش کیا ہے، سے مماثلت رکھتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مولانا آزاد سے میری ملاقاتیں از ماسینوں ابوالکلام آزاد، مرتب ہمایوں کبیر۔

کہا جاتا ہے کہ ماسینوں نے سابق پوپ سے یہ درخواست کی تھی کہ کلیسا کے شہداء کی فہرست میں حلاج کا بھی اضافہ کر لیا جائے۔

پتہ نہیں پوپ نے اس کا کیا جواب دیا۔ البتہ حلاج سے ماسینوں کو جو عشق ہے اس کا راز ضرور فاش ہو گیا۔

ہمیں خوشی ہے کہ ہم یہاں ماسینوں کی کتاب "عشق حلاج" کے مقدمے کا ترجمہ جسے فرینچ زبان کے ماہر ڈاکٹر یلیق با بری نے کیا ہے، پیش کر رہے ہیں۔ (رشید احمد جالبندری)



اسلامی روایات میں، عرب، ایران، ترکی، ہندوستان اور ملاپاک کے شاعروں کے ہاں، الحلاج اللہ کا ایک عاشق صادق کا نمونہ بن گیا ہے۔ جسے میں حق ہوں کی مجھو بانہ صدا لگانے کے جسم میں سولی پر چڑھا دیا گیا۔

بغداد کے عباسی خلفاء کی تاریخ میں حلاج ایک بڑے سیاسی مقدمے کا نشانہ بنا، جس کا محرک اس کے عوامی خطبات تھے۔ یہ مقدمہ وقت کی تمام اسلامی طاقتوں کو حرکت میں لایا۔ امامیہ، ہنسی، فقہاء اور اصفیاء کی المناک کشمکش عالمگیر خلافت اور عرب اتحاد کی تباہی کا پیش خیمہ بنی۔

"الحلاج کا عشق" یہ عنوان ادبی نگارش سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ ایک شہید کی داستان ہے، جس کے ارد گرد اسلامی تاریخ میں تقدس کا ایک نورانی دائرہ ہے، اس کے تاریخی مآخذ کا تجزیہ ہمیں بتاے گا کہ حلاج کس شخصیت کا مالک تھا، اس کی تصانیف کا ترجمہ ہمیں اس کے نظریہ عشق اور اس کی سچی قربانی کی تصویر پیش کرے گا۔

پہلا حصہ مناظر کے ایک سلسلے پر منحصر ہے جن میں الحلاج کی زندگی، اس کی ذاتی ریاضت سے لے کر اس کے مقدمے کے سرکاری بیانات اور جام شہادت پینے کی وجوہ تک کی منزلوں کا تعین ہے۔

نک۔ لوئی ماسینون (Louis Massignon) نے ۱۹۲۲ء میں پیرس سے (Passion D Al-Hallag)

(عشق حلاج) شائع کی، ۱۹۶۷ء میں اب اس کا دوسرا ایڈیشن بھی بازار میں آ گیا ہے۔

ش۔ ہم نے انہیں شائع کیا ہے یہ الحلاج کی زندگی کے بارے میں چار غیر مطبوعہ متن پیرس ۱۹۱۴ء

اور ہمیں اس کے سماجی ردِ عمل کا پتہ چلتا ہے، یہاں اس مردِ درویش کی یہ جدت آشکار ہوگی کہ اس نے مذہب کی ان مصلحت آمیز مویشگانیوں کو مسترد کر دیا، جن پر تصوف کے دوسرے بزرگ کار بند تھے، یہ گھومتا پھرتا مبلغِ وقت کے دوسرے داعیوں کی طرح ایک سماجی انقلاب کا پرچار نہیں کرتا، اس کے برعکس وہ دلوں میں اللہ کی حکومت قائم کرنے اور لمحہٴ توبہ کی دعوت کو اپنا شعار بناتا ہے۔

دوسرا حصہ جو معاصر دینی فکر کی رعایت سے اس کے فلسفہ پر مبنی ہے، اور جسے اس کی تصانیف کے ترجموں سے ترتیب دیا گیا ہے ۷

اس میں یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کس طرح اس مردِ مومن کے ہاں، شرعی زندگی، نماز کی پابندی ذکر و افکار اور الوہیت نے ضمیر کے بحران کو جنم دیا، اور جس کی انتہا ایک یادگار مقدمے اور سزا پر ہوئی اور کس طرح اسلام کے بنیادی قدامت پرست عناصر، قرآنی مسائل، مثلاً شیطان کا نول، "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شبانہ معراج" اس کے مذہبی عقیدے کا ڈھانچہ تیار کرنے میں مدد بنے، اور جنہیں اس نے اپنی زندگی پر وارد کیا۔ صوفی کی حیثیت سے الحلاج نے اپنے نظریے کو بڑی جانفشانی کے ساتھ (اپنے) قائم کردہ عقلی دلائل سے ثابت کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی، اور اس کی شاہکار تصانیف "طاسین الازل" اور "بوستان المعرفة" اختصار کے ساتھ شوق و جذبہ اور گہرے جدلیاتی فہم کے امتزاج کا ثبوت کرتی ہیں۔

الحلاج نے عروج اسلام کے اس منفرد زمانے میں زندگی گزاری جبکہ بغداد میں عرب تمدن آرمینین اور یونانی دنیا کی دو ثقافتوں کے سنگم پر دسویں صدی عیسوی کا علمی مرکز تھا، عرب فکر کو اس وقت کے کہنہ مشوق اساتذہ میسر آئے، نظام اور ابن الروندی سے باقلائی تک، مذہب میں جاہل سے توحیدی اور ابن سینا تک فلسفے میں، ابو نواس، ابن الرومی سے متنبی اور معری تک شاعری میں خلیل سے ابنِ جنی تک لسانیات میں رازی طبیبوں میں، بطائی ریاضی دانوں میں، ان کے ساتھ بلکہ ان میں سے اولین صوفی مذہب والوں میں سے انطاکی اور محاسبی سے بھی زیادہ گہرے طریق سے اور غزالی سے بھی زیادہ استقامت سے، الحلاج نے ایک بے حد قیمتی راہِ عمل کا احساس کیا۔ زندگی کے اصول میں خارجی فعل کی نیت سے مطابقت پیدا کرتے ہوئے، جو کہ

محض عربی صرف و نحو کے فہم ہی پر مبنی نہ تھا، بلکہ اس میں منطق کو بھی دخل تھا، جیسا کہ یونانیوں نے اسے تسلیم اور منضبط کیا تھا، اس نے اسے عقل کی ریاضت کے طور پر استعمال کیا، محسوس نقوش اور صنعت اگر ہی سے پاک کیا، اور ایک منفی راہ سے وصال کی منزل نکالی بعد میں آنے والے دوروں کی طرح تنگ اس تدلالی جھول بھلیوں کی وادیوں میں بھٹے بغیر دل کی مکمل رضا کو آسمان رحمت کے تقاضوں سے ہمکنار کیا۔

۱۹۱۳-۱۹۱۲ء میں قاہرہ کی مصری یونیورسٹی میں فلسفیانہ فرہنگ کی تاریخی تشکیل کے موضوع پر دیئے گئے عربی درس نے الحلاج کے تحیکی فرہنگ کے مآخذ کے مطالعے کو کافی حد تک آگے بڑھانے میں ہماری مدد کی ہے۔ چیدہ چیدہ عناصر کا بیان یہاں ہے اور عام نتائج ہماری کتاب میں ملیں گے۔

تیسرا اور آخری حصہ صرف ایک باب پر مشتمل ہے، اور یہ تاریخی لحاظ سے الحلاج پر لکھی گئی تصانیف کی ایک فہرست ہے۔ اس میں ۶۳۶ مصنفوں کی ۹۳۲۰ تصانیف کا ذکر ہے، جن میں ۲۵۱ عرب ہیں - (۵۱۶ تصانیف)، ۵ ایرانی ہیں (۱۰۲ تصانیف)، ۵۰ ترک ہیں (۰ تصانیف)، ۵ ملایا ہیں (۶ تصانیف)، ۶ ہندوستانی ہیں (۱ تصانیف)، ۲ سیریاک ہیں (۴ تصانیف)، ۲ عبرانی ہیں (۲ تصانیف) اور ۱۳۶ یورپین (۲۲۵ تصانیف) ۹

ی۔ تاریخ الاصطلاحات، الفلسفۃ العربیہ autographed عربی متن - قاہرہ ۱۹۱۳ء

۱۲۳ pp in vol. 4 Indices. کے ساتھ -

- ۵۔ درحقیقت ۶۳۳ کیونکہ ۳ مصنفوں نے بیک وقت دو مختلف زبانوں میں لکھا ہے۔
- ۹۔ گذشتہ سال سویرا لاہور نے حلاج پر ایک مفصل اور قیمتی کتابیات شائع کی ہے۔ (مدیر)
